حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔
اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری ومقبول فرمائے۔(آمین)

اللہ تعالیٰ کسی ضابطہ کا پابند نہیں ہے ۔ معجزہ اور نظر بندی میں فرق
نبی علیہ السلام کی زیارت......صحابہؓ کی سب سے بڑی خصوصیت

﴿ تخریج وتزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر46 سائیڈ A 1985 - 04 - 26)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

آقائے نامدار ﷺ نے بعض صحابہ کرام کو دُعائیں دی ہیں، اُن میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا اسمِ گرامی بھی آتا ہے۔ یہ وہی ہیں جن کے والد اُحد کے میدان میں شہید ہوگئے تھے اور اُن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو حیات بخشی اور بلا حجاب اُن کو اپنے خطاب سے سرفراز فرمایا پھر اُن سے دریافت فرمایا کہ تمہاری کیا خواہش ہے کیا تمنا ہے؟ انھوں نے کہا میں دوبارہ جاؤں دُنیا میں اور تیری راہ میں اِسی طرح شہید ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قَدْ سَبَقَ مِنِّیْ اَنَّھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ میری طرف سے یہ فیصلہ پہلے ہو چکا ہے کہ مرنے والے دوبارہ دُنیا میں لوٹ کر نہیں جائیں گے۔ یہ (حضرت جابرؓ) بیٹے ہیں ان کے۔ ایک تو وہ قرض خواہوں والا قصہ گزرا کہ وہ مان نہیں رہے تھے، کہتے تھے ابھی دو۔ اور بداخلاقی، شدید تقاضہ کرتے تھے۔ تو آقائے نامدار ﷺ نے ان کو فرمایا کہ کھجوریں جو کاٹتے ہو وہ کاٹ کر الگ الگ قسمیں کر دو، میں آؤں گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے اور جو سب سے بڑا ڈھیر تھا اُس پر آپ نے چکر لگایا دُعا فرمائی، وہاں تشریف

فرما ہو گئے اور کچھ اپنے دستِ مبارک سے بھی تولا ہو گا ناپا ہو گا کھجوروں کو، کیونکہ......................اس کا بھی ذکر آتا ہے کہ آپ نے خود کیا کچھ، تو معلوم ہوتا ہے پہل آپ نے کی ہے تھوڑی سی، اس کے بعد فرمایا دیتے رہو۔ تو وہ ڈھیر ہی ختم نہیں ہوا اور سارا قرض اُن کا ادا ہو گیا اور وہ کہتے تھے کہ مجھے ڈھیر ایسا لگتا تھا جیسے کہ لَمْ یَنْقُصْ تَمْرَۃٌ ایک کھجور بھی اُس میں کم نہیں ہوئی۔ یہ کوئی نظر بندی تو نہیں تھی بس معجزہ تھا۔

اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی ضابطہ نہیں ہے :

اللہ تعالیٰ جب کھجور پیدا فرماتے ہیں تو اس میں یہ قاعدہ دُنیا کے لیے مقرر فرما دیا کہ ایک درخت جو اِس عمر کو پہنچ جائے پھر وہ موسم آئے پھر اُس پر پھول آئے پھر پھل شروع ہو پھر وہ پکے پھر اتنے عرصہ اُس پر گرمی کے اثر سے پختگی آئے پھر وہ اُتارا جائے۔ یہ ایک قاعدہ اللہ نے بنا دیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس کا محتاج نہیں ہے۔ قاعدہ بنا دیا ہے، ہو گا اسی طرح، نظام ایک بنا دیا ہے دُنیا کا، اپنے لیے نہیں کیونکہ وہ غنی ہے۔ جب چاہے جیسے چاہے بِلا سبب آخری جو چیز ہوتی ہے وہ پہلی دفعہ ہی میں ہو جاتی ہے فوراً ہو جاتی ہے تو یہ معجزہ ہوا۔ ایسے ہی کرامت بھی اسی قسم کی چیز ہے اور کرامت بھی خدا کی طرف سے ہوتی ہے تا کہ لوگ اس کا یعنی اس دین کا اکرام کریں۔ یہ جو کرامت ہوتی ہے یہ بھی رسول اللہ ﷺ کا معجزہ ہے ایک طرح سے۔ کسی آدمی کے ہاتھ پر ظاہر ہوا اور اسلام کا معجزہ ہے جو اس کے ہاتھوں ظاہر ہوا مگر یہ نبی نہیں ہے اس لیے اس کے ہاتھ سے جو ایسی چیز ظاہر ہوتی ہے اس کو ''کرامت'' کہتے ہیں اور نبی کے ہاتھ سے ظاہر ہو تو اُسے ''معجزہ'' کہتے ہیں۔ تو سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ معجزہ تھا۔

معجزہ اور نظر بندی کا فرق :

اب اگر کوئی آدمی اسی طرح کا تماشا نظر بندی کے ذریعے کر دے کہ تول تول کر دیئے جائے اور وہ چیز بڑھتی ہی جائے تو جب گھر کو جا کر دیکھیں گے تھیلے خالی ہوں گے، وہ تو پھر آ کر اور سوار ہو جائیں گے کہ تو نے ہمیں دھوکہ دیا تو نے نظر بندی کی تھی لیکن جہاں معجزہ ہو گا وہاں نظر بندی نہیں ہو گی وہاں سچ مچ ہی ہو گا۔ اس میں پھر یہ نہیں ہو گا کہ تبدیلی آ جائے غلط چیز ہو گئی ہو بلکہ واقع میں بھی ویسے ہی ہو گی، تو اس میں انسان عاجز ہے کہ اس کو سمجھ سکے، سمجھنا اس کا بس اسی طرح ہے کہ خدا کو قدرت ہے اور جیسے اس نے اسباب بنائے ہیں ایسے ہی وہ اسباب سے ہٹ کر بھی چیزیں بنا سکتا ہے۔ جب چاہے جس چیز کو چاہے، مٹی کو پتھر بنا دے، پتھر کو ہیرا بنا دے، چاہے مدتوں بعد بنائے جیسے نظام چل رہا ہے، چاہے وہ اسی وقت بنائے، جو وہ چاہے ہو سکتا ہے اور وہ کر سکتا ہے۔

حضرت جابرؓ کے لیے دُعائے مغفرت :

حضرت جابر رضی اللہ عنہ اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ اِسْتَغْفَرَلِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ مَرَّۃً. جناب رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے پچیس دفعہ استغفار فرمائی، جیسے کہتے ہیں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ اس کی بخشش فرمادے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِجَابِرٍ مثلاً یہ فرمایا کہیں کہیں فرمایا ذَنْبَہٗ صَغِیْرَہٗ وَکَبِیْرَہٗ وَجَلِیَّہٗ وَخَفِیَّہٗ اس طرح کے کلمات آقائے نامدار ﷺ نے دوسرے صحابہ کرامؓ کے لیے بھی ان کی وفات کے بعد فرمائے ہیں او کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام . تو حضرت جابرؓ فرماتے ہیں میرے لیے جناب رسول اللہ ﷺ نے پچیس دفعہ دُعا فرمائی ہے کہ اللہ تو اِن کی بخشش فرمادے۔ اس کا مطلب تو یہی ہوا گویا بِلا حساب ہی جنت میں داخلے کی ایک طرح سے دعا ہوگئی، اور یہ بھی ایک طرح سے جنتی ہی ہوں گے۔ اگر غلط بات ہوتی تو نبی کو روک دیا جاتا، آپ نہ فرماتے دوبارہ تیبارہ، روکا بھی نہیں گیا، دُعا بھی فرمائی۔

مغفرت کا مطلب :

اور مغفرت کے معنی ہیں اصل میں ''ڈھانپ لینا'' کہ خداوند کریم اپنی رحمت سے ڈھانپ لے اور ایک معنی یہ بھی ہے کہ اس کے گناہوں کو ڈھانپ لے۔ تو گناہوں کو ڈھانپ لے تو دوسرے کو پتا نہ چلے، رحمت سے ڈھانپ لے یعنی معاف ہی کردے، تو یہ معنی اس کے ہوئے۔ تو آقائے نامدار ﷺ خود بھی استغفار فرماتے تھے اور فرمایا کہ میں تو دن میں ستر مرتبہ استغفار کرتا ہوں سَبْعِیْنَ مَرَّۃً اَوْ کَمَا قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ تو اس کا کیا مطلب ہے، اس کا مطلب یہی ہوگا کہ خداوندِ کریم تو مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپے رکھ، کیونکہ گناہوں سے تو آقائے نامدار ﷺ معصوم ہیں۔ دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ دوسروں کو بتانا ہوگیا کہ استغفار کرتے رہو، اُمت کو تعلیم دے دی اور قرآن پاک میں بھی ہے، سورہ نصر میں فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا اور پھر آقائے نامدار ﷺ رکوع اور سجدہ میں ان کلمات کا استعمال فرماتے تھے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اس طرح کے کلمات جناب رسول اللہ ﷺ رکوع اور سجود میں ادا فرماتے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے سُنے ہیں یہ کلمات، تو صحابہؓ کرامؓ کے حالات بڑے عجیب ہیں۔ اللہ نے ان کو بہت بلند درجات عطا فرمائے ہیں اور ان کی خصوصیات ہیں جو کسی دوسرے کو اُمت میں حاصل نہیں ہیں۔

صحابہ کرامؓ کی سب سے بڑی خصوصیت :

صحابہ کرامؓ کی سب سے بڑی خصوصیت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مُشرف ہوئے ہیں۔اس سے بڑی اور کیا نعمت ہوسکتی ہے؟ دُنیا میں خدا کی طرف سے بندوں کے لیے اس سے بڑی نعمت کوئی نہیں ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مُشرف ہوئے ہیں۔یہ نعمت اُن پر ہوئی اور ایک خدا کی رحمت کی نظر ہوئی، اور اللہ کی رحمت کی جب نظر ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کو اپنے غضب سے بچائے رکھتے ہیں اور ایسے کاموں سے بھی بچائے رکھتے ہیں کہ جو اُس کے غضب کا سبب بن جائیں، پھر اُن سے وہ صادر نہیں ہوتے۔ اس واسطے اہلِ سنت والجماعت صحابہ کرامؓ کے بارے میں تعظیمی کلمات استعمال کرتے ہیں۔اس کے سوا دوسری کسی قسم کی بات کو ذہن میں جگہ نہیں دیتے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت میں اُن کے ساتھ محشور فرمائے۔آمین۔

اختتامی دُعا......................